تنقید و تبصرہ

صاحب المثنوی

مؤلف: قاضی تلمذ حسین
ناشر: دار المصنفین اعظم گڑھ۔ (بھارت)

یہ کتاب اسلام کے مشہور صوفی شاعر مولانا جلال الدین رومی کی مفصل و محققانہ سوانح عمری ہے علامہ شبلی، علامہ اقبال اور خلیفہ عبدالحکیم نے سب سے پہلے، مولانا رومی کو ایک حکیم اور ایک کامیاب متکلم اسلام کی حیثیت سے پیش کیا، اور بتایا کہ کیونکر سہل، دل نشین اور پُر اثر پیرایہ بیان میں انھوں نے دقیق مابعد الطبیعی مسائل کی گتھیوں کو سلجھایا ہے۔ اور کس طرح اسلام کی دعوتِ فکر و عمل کو ذوق و وجدان کی گہرائیوں میں اتارنے کی منظوم کوشش کی ہے۔ رومی کے حالات کا یہی گوشہ دراصل اہم بھی تھا۔ آج تاریخ و سوانح کے بارہ میں صحت مندانہ نقطۂ نظر یہ ہے کہ جس شخص کے بارہ میں ہم انشاء تحریر کے جوہر دکھا رہے ہیں اس کے متعلق اس حقیقت کا اظہار کیا جائے کہ اس کا فکر و حکمت کے دائرہ میں کیا مقام ہے؟ اور اس نے انسانی معاشرہ کی ثروتِ علم میں کیا اضافہ کیا ہے؟ رہا یہ سوال کہ اس کی تاریخ پیدائش و وفات کیا ہے یا اس کا حسب و نسب کیا ہے اور کن کن مآخذ اور قرائن سے ان امور پر روشنی پڑتی ہے تو بحث کا یہ مستشرقانہ اسلوب اب فرسودہ ہو چکا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بہرحال ماننا پڑے گی کہ کسی شخص کے پیغام، دعوت، اور علمی کارناموں کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ان تمام حالات، شرائط اور واقعات کو تفصیل سے بیان کیا جائے کہ جس سے کسی شخص کی شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے اس لیے یہ صحیح ہے کہ علامہ شبلی، اقبال، اور خلیفہ عبدالحکیم نے وعظ و ارشاد اور تصوف و حال کے معروف حلقوں کے علاوہ رومی کے لیے عظمتِ دانش کا ایک نیا حلقہ بھی مہیا کیا۔ تاہم اس امر کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ ان کی زندگی کا مفصل سوانحی خاکہ بھی پیش کیا جائے۔ خوشی کی بات ہے کہ اس ضرورت کو قاضی تلمذ حسین صاحب کی اس کتاب نے بڑی حد تک پورا کر دیا ہے۔ قاضی صاحب مرحوم علمی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ اس سے پہلے مرحوم کے قلم سے رومیات کے سلسلہ میں مراۃ المثنوی اور نقد المثنوی کے انداز کی کئی کتب ہیں،